خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 3-اکتوبر 1996ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 225 | جمعرات 19 جمادی الاول۔ 1417ھ 3 اخاء 1375ہش 3 اکتوبر 1996ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سچا رعب اور حقیقی عظمت ان لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو اول خدا کے واسطے اپنے اوپر ایک موت وارد کر لیتے ہیں اور اپنی عظمت اور جلال کو خاکساری سے' انکساری سے' تواضع سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ تب چونکہ انہوں نے خدا کے لئے اپنا سب کچھ خرچ کیا ہوتا ہے خدا خود ان کو اٹھاتا ہے اور قدرت نمائی سے ان کو نوازتا ہے۔ دیکھو تو بھلا اگر حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اپنی پہلی خاندانی بزرگی اور عظمت ہی کو دل میں جگہ دیئے رہتے اور خدا کے لئے وہ اپنا سب کچھ نہ کھو بیٹھتے تو کیا تھے (-) خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں کے اندرونی حالت کو خلوص سے بھرا پایا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کسی بزرگی اور عظمت و سطوت کی پروا نہ کی بلکہ سب کچھ نثار کر دیا اور خدا کے لئے فردتن' متواضع اور خاکسار ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کیسا نوازا۔ کیسی عظمت اور جبروت عطا کی۔ بھلا جو کچھ خدا نے ان کو دیا اس کا وہم بھی کبھی کسی عرب کے دل میں اس وقت آسکتا تھا؟ ہرگز نہیں۔ پس سچی عظمت اور سچا رعب یہی تھا' نہ کہ ابوجہل وغیرہ کا۔ اور یہ سچی باتیں انہی کو دی جاتی ہیں جو پہلے اپنے اوپر خدا کے لئے ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 472)

اسراف کرنا اور اسراف کرنے والے کی مدد کرنا گناہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کسی مال کو ناجائز اور فضول طور پر خرچ کرنا کوئی بھی مشکل کام نہیں ہے اگر کسی کے پاس کروڑوں کروڑ روپیہ بھی ہو تو وہ بھی سب کچھ خرچ کر کے کنگال اور نادار بن سکتا ہے اور ایسا اکثر دنیا میں ہوتا ہے۔ ہاں روپیہ کا جائز طور پر اور ٹھکانے پر خرچ کرنا مشکل ہے اور بہت مشکل ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) کا یہ قول ہے کہ روپیہ کمانا آسان ہے مگر خرچ کرنا بہت مشکل ہے۔ واقعہ میں یہ بہت ہی سچا قول ہے۔ دنیا میں بہت لوگ ہیں جو بہت بہت روپیہ کماتے ہیں۔ لیکن انہیں خرچ کرنا نہیں آتا اسی لئے کنگال ہی رہتے ہیں اور بہت ایسے ہیں جو کم کماتے ہیں مگر چونکہ انہیں خرچ کرنا آتا ہے اس لئے آسودہ رہتے ہیں۔

غرض (ایمان والوں) میں یہ ایک بہت بڑی مرض ہے اور یہ مرض یہاں بھی بعض لوگوں میں ہے یہاں ایک شخص نے لڑکوں کے افسر کو کہا تھا کہ میرا لڑکا جو خرچ کرنے کے لئے مانگے اسے دے دینا۔ اور دکانداروں کو بھی کہہ گیا کہ کوئی چیز مانگے تو دے دینا اس لڑکے نے بیس روپیہ کی ایک مہینہ میں فرنی وغیرہ ہی کھالی۔ اس قسم کے بہت سے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ لڑکے بہت زیادہ فضول خرچی کرتے ہیں۔ شاید دکاندار ایسے لڑکوں کے ساتھ یہ برادرانہ محبت سمجھ کر کرتے ہوں۔ مگر میں تو کہتا ہوں۔ یہ برادران یوسف کا سلوک ہے۔ وہ بھی اپنے بھائی کو بیچ کر کھا گئے تھے اور اس قسم کے لوگ بھی بیچ کر کھا جانا چاہتے ہیں اور کوئی محبت اور برادرانہ ہمدردی نہیں کرتے۔ برادرانہ سلوک تو یہ ہے کہ کھانے والوں کو مفت دیں اور ان سے کچھ نہ لیں لیکن اس طرح کرنا کہ پہلے دیتے جانا اور پھر قیمت لینے کے لئے اس کے پیچھے پڑنا کوئی ہمدردی نہیں ہے گو بعض لوگ جو غریب ہیں انہیں ادھار لینا پڑتا ہے اور انہیں دینا چاہئے لیکن ایسی صورت میں جبکہ ان کے گھر آٹا نہ ہو اور وہ فاقہ کشی کر رہے ہوں یا کپڑا نہ ہو اور سخت حاجت

باقی صفحہ 7 پر

خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر یو۔کے انتقال فرما گئے

محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم آفتاب احمد خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ یو۔کے مورخہ یکم اکتوبر 96ء قبل از دوپہر دل کے حملہ سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب لمبے عرصے تک یو۔کے' کے امیر جماعت رہے۔ آپ کے دور میں جماعت احمدیہ برطانیہ بڑی فعال اور سرگرم رہی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خصوصی شفقت اور محبت آپ کو حاصل رہی۔ محترم آفتاب صاحب نے طویل عرصہ پاکستان کی فارن سروس میں ملازمت کی اور بعض ممالک میں پاکستان کے سفیر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ آپ حضرت قاضی محمد اسلم صاحب کے داماد تھے۔ نہایت سادہ نیک فطرت اور فدائی وجود تھے۔

احباب سے درخواست ہے کہ آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم فصیل عیاض احمد صاحب شعبہ سمعی بصری نظارت اشاعت کی اہلیہ محترمہ مسلسل بخار آنے سے صاحب فراش ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک اللہ بخش صاحب کارکن تحریک جدید 96-9-19 سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ ان کا مورخہ 96-9-29 کو پتے کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب اپریشن ہو چکا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد ارشد فاروق صاحب ریڈیو گرافر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی اہلیہ محترمہ صاحبہ کا پیٹ میں رسولی کا کامیاب اپریشن 30-ستمبر 96ء کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منور علی شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کو 14-ستمبر 96ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے نومولودہ مکرم میاں عبدالرشید صاحب فاروقی آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نواسہ اور مکرم احمد علی سراج صاحب مغل پورہ لاہور کا پوتا ہے۔ نومولود کی درازی عمری اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

3- اخاء 1375 ہش   3 - اکتوبر 1996ء

سالگرہ کی بجائے تجزیہ

دنیا بھر میں سالگرہ منانے کا رواج بہت عام ہو گیا ہے۔ کوئی کس عمر کو پہنچ گیا ہے یہ بتانے کے لئے تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ کیک کاٹے جاتے ہیں۔ تحفے دئے جاتے ہیں۔ مبارک بادوں کے ڈونگرے برسائے جاتے ہیں۔ لیکن کیا یہی کافی ہے کہ انسان یہ جان لے یا اس بات کا اظہار کرے کہ اس نے اس دنیا میں کتنے سال گزارے ہیں۔ کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جس کے لئے سالگرہ کی تقریب پیدا کی جائے۔ اگر یہ خیال ہو کہ اس موقعہ پر انسان اپنی گزری ہوئی زندگی کا جائزہ لے تو بات بن بھی سکتی ہے۔ لیکن وہ جتنا جائزہ لے گا اسے اتنا ہی یہ خیال آئے گا کہ زندگی کا بہت سا حصہ تو ضائع کر دیا۔ کوئی کام ہی نہیں کیا جاسکا۔ اور جو کیا ہے اس کی بھی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔

اگر دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے تو یقیناً آئندہ کے لئے بہتر پروگرام بن سکتے ہیں۔ آئندہ کے لئے اس بات کا عزم کیا جاسکتا ہے کہ پہلے سے زندگی کو بہتر طریق پر گزارنا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ صاحب ایمان کے گزرے ہوئے کل سے آج بہتر ہو اور آج سے آنے والا کل بہتر ہو۔ لیکن اس کا بہت سا تعلق ہماری سوچ سے ہے۔ اگر ہم اس بات پر غور ہی نہ کریں کہ کل کس طرح گزرا تھا اور آج کس طرح گزر رہا ہے اور پھر کل آنے پر بھی ہمیں یہ بات سمجھ نہ آئے یا ہم اس پر غور نہ کریں کہ ہمارا گزرنے والا دن کیسا تھا تو یقیناً ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ اصل ترقی یہی ہے کہ کل سے آج اچھا اور آج سے آنے والا کل اچھا ہو۔ محض اس بات پر خوش ہو جانا کہ کوئی بیس سال کا ہو گیا ہے یا پچاس سال کا ہو گیا ہے یا ستر سال کا ہو گیا ہے کوئی معنے نہیں رکھتا۔ جب تک اس بات کا جائزہ نہ لیا جائے کہ کیا کچھ کیا ہے اور کیا کچھ کرنے کی خواہش باقی ہے۔

پھر یہ بات بھی تو دیکھنے والی ہے کہ جو سال گزر گئے ہیں وہ تو گزر گئے آئندہ کے متعلق کون کہہ سکتا ہے کہ کتنا مزید وقت ملے گا۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ آج صبح سالگرہ منائی جائے اور شام کو انسان اس دنیا سے چلتا بنے۔ ترقی اس بات کا نام ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے ہم اس پر غور کریں۔ اور یہ سالگرہ منانے سے نہیں ہو سکتا۔ اپنے آپ میں غور کرنے سے 'اپنا تجزیہ کرنے سے' اپنے گزشتہ حالات کو اپنے سامنے لاکر ان پر جرح کرنے سے 'گزرے ہوئے دنوں کی اہمیت بڑھ سکتی ہے اور آئندہ آنے والے دن گزرے ہوئے دنوں سے بھی زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں۔ انسان کو خیال یہ آنا چاہئے کہ زندگی تو گزرتی چلی جا رہی ہے۔ اور پتہ نہیں باقی وقت کتنا ہے۔ اس میں کچھ کرنے کا موقعہ ملے گا یا نہیں۔ اس لئے نہ صرف سالوں کی گنتی میں بلکہ لحہ لحہ اس بات کا دل پہ اثر ہونا چاہئے کہ ہمارے گزرے ہوئے دنوں سے آئندہ آنے والے دن بہتر ہوں۔ جب تک یہ نہ ہو گزری ہوئی زندگی پر نہ خوش ہوا جا سکتا ہے نہ اس کی مبارک بادیں وصول کی جاسکتی ہیں۔

ہماری جماعت سالگرہ نہیں مناتی۔ اس لئے کہ یہ محض ایک رسم ہو گئی ہے۔ اسے تجزیے کا دن نہیں کہا جاتا۔ بلکہ خوشی کا دن کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص پچاس سال کا ہو گیا یا ستر سال کا ہو گیا۔ پھر کیا ہوا۔ اگر پچاس سال یا ستر سال کا ہو گیا تو یہ بات تو قابل مبارک باد نہیں۔ قابل مبارک باد تو یہ بات ہے کہ اس عرصے میں کیا کیا۔ اور آئندہ کیا کرنے کا عزم ہے۔ اور یہ بات سال پورا ہونے کے بعد سوچنے والی نہیں ہر لحہ سوچنے والی ہے۔ ہر لحہ ہمیں اس بات کی طرف دھیان رہنا چاہئے کہ ہماری زندگی گزرتی چلی جا رہی ہے۔ ہم نے کیا کچھ کیا ہے اور ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہمارا کل آج سے بہتر ہو گا اور آج سے آنے والا کل۔ اور ہر گزرنے والے دن پر ہم اپنے دل میں بجا طور پر فخر کر سکیں گے کہ ہم نے جو عزم کیا تھا اس کے مطابق کام کیا ہے۔ اور سب سے بڑی بات حاصل کرنے والی تو خدا تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ گزرے ہوئے دنوں میں کہاں تک حاصل کی اور آئندہ اسے حاصل کرنے کے لئے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ پس ہمیں ہر وقت اس بات پر نظر رکھنی چاہئے کہ گزرتی ہوئی زندگی کیسے گزر رہی ہے اور آنے والے دنوں کو کیسے گزارنا ہے۔

○

چشمِ تر نے کچھ ہماری غمگساری کی تو ہے
دردِ دل نے کچھ دوائے بے قراری کی تو ہے

منزلِ مقصود پر اترا ہے دل کا کارواں
جستجوئے دلربا نے سازگاری کی تو ہے

نافہ امید سے آئی ہے بوئے خوشگوار
دشت فرقت میں کسی نے مشکباری کی تو ہے

تاجدار حسن نے ڈالی ہے پھر نظر کرم
بادشہ نے بے نوا کی پاسداری کی تو ہے

دیدۂ و دل ہیں متاع زندگی سے کامیاب
جلوۂ حسن ازل نے سحر کاری کی تو ہے

گردشیں بھولی تو ہیں اپنا وہ انداز کہن
آسمان نے دل جلوں کی غمگساری کی تو ہے

اشک و آہ ہیں پھر کسی سے شادکام و شادماں
گریۂ شب نے کسی سے رازداری کی تو ہے

زخم پنہاں منت محبوب سے ہیں مندمل
سوزن قسمت نے دل کی بخیہ کاری کی تو ہے

دیکھئے پھلتا ہے کیونکر اب نہال عاشقی
پھر کسی نے آرزو کی آبیاری کی تو ہے

مصلح الدین احمد راجیکی

الفضل 23-مارچ 1955ء

سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کیجئے
منزل کٹھن ہے راہ کو آسان کیجئے
ہے یہ بھی اس کی دین کہ دیتا ہے باربار
یونہی نہ اپنے دل کو پریشان کیجئے

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

جماعت احمدیہ کی تاریخ کے اہم مقامات

غالب نے کہا تھا

ہر اک مکان کو ہے مکیں سے شرف اسد
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

اسی مضمون کو لکھنؤ کے میر انیس نے اپنے رنگ میں باندھا:۔

یہ بے سبب نہیں سونے گھروں کے سناٹے
مکان یاد کیا کرتے ہیں مکینوں کو!

دونوں شعروں میں یہ بات مشترک ہے کہ بعض مقامات اپنے مکینوں کی وجہ سے یاد کئے جاتے ہیں۔ قوموں کی تاریخ میں بعض مقامات کسی وجہ سے اہمیت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان مقامات سے کسی نہ کسی تاریخی شخصیت کی ذات وابستہ ہوتی ہے یا کوئی تاریخی واقعہ اس خاص مقام سے وابستہ ہوتا ہے۔ اس دور میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں قادیان کی اہمیت اس تحریک کے بانی کا مستقر ہونے کیوجہ سے قائم ہوئی اور وہ قصبہ جس کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا تھا کہ:۔

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر؟

مگر وہی قادیان' دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز بنا اور دنیا بھر سے احمدیت کے پروانے جوق در جوق کشاں کشاں اس گمنام بستی میں پہنچے۔ دنیاوی لحاظ سے اس بستی تک 1930ء تک ریل بھی نہیں پہنچی تھی۔ سڑکیں نہیں تھیں۔ ذرائع مواصلات' کا نام و نشان نہیں تھا مگر احمدی اپنے مرکز تک دیوانہ وار پہنچتے تھے اور کوئی ظاہری روک ان کی راہ میں حائل نہیں ہوتی تھی۔ ہم نے تو اپنی ہوش میں قادیان تک ریل گاڑی کو جاتے آتے دیکھا مگر وہ وقت بھی تھا کہ یکے ہی میسر تھے' بیل گاڑی بھی مل جاتی تو احمدی اسی کو غنیمت جانتے تھے ورنہ پاپیادہ افتاں خیزاں اپنے مرکز تک پہنچا کرتے تھے۔ ہمیں یاد ہے کہ پارٹیشن سے پہلے اگر ڈاک کے پتہ کے طور پر صرف قادیان لکھ دیا جاتا تھا تو وہ خط سیدھا قادیان پہنچتا تھا۔ یہاں یورپ سے میں نے ایک خط قادیان لکھا۔ موجودہ دور میں اگر پوسٹل کوڈ کسی خط پر موجود نہ ہو تو وہ خط کبھی اپنی منزل تک نہیں پہنچتا۔ مگر میرا خط اس دور میں بھی قادیان تک پہنچ گیا یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ چھوٹا سا قصبہ چھوٹا تو ہے مگر دنیا بھر میں مشہور ہے۔ جانا پہچانا ہے۔ اور اس کی شہرت کی وجہ سے صرف یہ ہے کہ اس قصبہ سے اس دور کے امام کا نام وابستہ ہے۔

کل رات سے مجھے دل کی ہلکی ہلکی تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ میں ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق مکمل آرام کر رہا تھا۔ کوئی گیارہ بجے کے قریب غنودگی کی سی کیفیت میں الفضل کے بارہ میں سوچ رہا تھا کہ اچانک محترم صفدر نذیر گولیکی صاحب کا نام ذہن میں آیا۔ محترم صفدر نذیر گولیکی صاحب سے میرا ذاتی تعارف شاید نہیں اتنا معلوم ہے کہ افریقہ کے کسی ملک میں جماعت کے مربی ہیں۔ میرے شاگرد بھی نہیں کہ ان کے ساتھ کوئی رشتہ ہوتا۔ اس طرح اچانک ان کا نام ذہن میں آنے کی وجہ پر غور کیا تو یہ بات ذہن میں آئی کہ جماعت کی تاریخ میں بعض ایسے بزرگ بھی تھے جن کا تعلق گولیکی سے تھا مثلاً حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اور ان کے والد مولوی امام دین صاحب! اکمل صاحب سے صرف ایک بار ملنا ہوا تھا۔ مکرم جنید ہاشمی صاحب کے ابا تھے۔ جماعت کے نامور صحافی تھے شاعر تھے۔ خادم تھے۔ جماعت کی تاریخ ان کی خدمات سے بھری پڑی ہے۔ حضرت مولوی امام الدین صاحب حضرت مولانا راجیکی صاحب کے دوست بھی تھے مرشد بھی تھے۔ جب احمدیت کا پیغام ان تک پہنچا تو حضرت مولانا راجیکی صاحب نے تو بیعت کر لی مگر مولوی امام الدین صاحب نے کچھ توقف کے بعد بیعت کی۔ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل انہی کے صاحبزادے تھے۔ اسی طرح راجیکی گاؤں کا نام حضرت مولانا راجیکی صاحب کے نام نامی کی وجہ سے مشہور خلائق ہوا۔ ورنہ اس گاؤں کو کون جانتا تھا؟ گجرات کا شہر خالد احمدیت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔ حضرت راجہ علی محمد صاحب ریٹائرڈ افسر مال اور ان کی اولاد راجہ غالب احمد وغیرہم بھی گجرات کے ہیں۔

جہلم شہر کا بھی سلسلہ کی تاریخ میں الگ مرتبہ ہے کیونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خود بنفس نفیس جہلم تشریف لے گئے۔ جہلم سے ہی حضرت مولوی برہان الدین جیسے لوگ پیدا ہوئے۔ جہلم شہر سے سیٹھی حضرات کا خاندان وابستہ ہے۔ جہلم سے ہی ایک معاند کا نام بھی وابستہ ہے غالباً مولوی کرم دین جہلمی جس نے حضرت صاحب کے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کروایا تھا۔ جس میں گواہی دینے کے لئے حضرت بانی سلسلہ کو جہلم کا سفر اختیار کرنا پڑا تھا۔ تاریخوں میں ہے کہ حضرت صاحب کی سواری کے آگے آگے ایک احمدی (جن کا نام ذہن سے محو ہو رہا ہے) دیوانہ وار بھاگے جاتے تھے اور والہانہ انداز سے کہتے جاتے تھے لو دیکھو لوگو چیونٹی کے گھر سلیمان آگیا ہے۔ اس وارفتگی نے دیکھنے والوں پر بہت اثر کیا اور بہت سے لوگ حضرت صاحب کے ارشادات سے مستفیض ہونے کے لئے جمع ہو گئے۔

قادیان کے نواح کے دیہات تو احمدیت کا ایک لحاظ سے بنیادی قلعہ تھے۔ کھارا۔ ننگل۔ بھینی' فیض اللہ چک! ان دیہات میں ہمارے ابا (حضرت مولوی احمد خان صاحب نسیم) اور چوہدری فتح محمد سیال مقامی اصلاح و ارشاد کے تحت احمدیت کا پیغام پہنچایا کرتے تھے۔ ہاں بھامبڑی بھی ایسا ہی گاؤں تھا۔ یہ نام تو ہم نے یونہی یادداشت سے لکھ دئے بے شمار گاؤں تھے جن میں احمدیوں کی اکثریت تھی۔ جہاں اکثریت نہیں بھی تھی وہاں احمدیوں کا اللہ کے فضل سے رسوخ تھا۔ 1946ء کے الیکشن میں چوہدری فتح محمد سیال صاحب اسی حلقہ سے ایم ایل اے بنے تھے۔

قادیان کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ نے اپنے والد صاحب کے ارشاد کے تحت سیالکوٹ میں بھی کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ اس شہر سے بھی

قرارداد تعزیت

ہم ممبران نیشنل جماعت احمدیہ سپین اپنے عظیم مربی احمدیت سپین و پرتگال مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

آپ 12۔ اگست 1996ء بروز سوموار کی رات کو غرناطہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

وفات کے وقت آپ کی عمر 77 سال تھی۔ قادیان میں میٹرک کے بعد آپ نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ اور تادم آخر نہایت اخلاص اور کمال وفاداری کے ساتھ وقف زندگی کے عہد کو نبھایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو 1946ء میں سپین میں بطور مربی بھجوایا۔ ایک سال کے بعد 1947ء میں بعض نامساعد حالات کی بناء پر سپین مشن کو بند کرنے کا ارشاد فرمایا تو محترم مولانا صاحب نے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں مودبانہ درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ نے سات سو سال کے بعد سپین میں دین حق کی نشاۃ ثانیہ کی جو راہ کھولی ہے۔ مالی مجبوریوں کی بناء پر اس کو بند نہ کیا جائے۔ اور اگر حضرت صاحب ازراہ شفقت اجازت مرحمت فرمائیں تو یہ ادنیٰ خادم محنت مزدوری کر کے سپین میں احمدیت کے مشن کو قائم رکھے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے سپین میں اس مرکز کو اپنے خرچ پر جاری رکھنے کی اجازت فرمائی۔

چنانچہ ایک لمبے عرصہ تک عطر بیچ کر سپین مشن چلاتے رہے۔ اور جو وعدہ آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے کیا تھا اس کو تادم واپسیں صدق دل سے نبھایا۔

آپ کو سپین میں نصف صدی (پچاس سال) تک پیغام دین حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ دعوت الی اللہ کا آپ کو جنون کی حد تک شوق تھا بلکہ یہ آپ کی روح کی غذا تھی۔ چنانچہ آپ کا حلقہ دعوت الی اللہ بہت وسیع تھا۔ جنرل فرانکو اس کے تمام وزراء کو آپ نے دعوت الی اللہ کی۔ ایک دفعہ جنرل فرانکو آپ کے سٹال پر بھی اپنی بیوی کے ہمراہ آیا تھا۔ بڑے بڑے افسروں' یونیورسٹیوں' کالجوں کے پروفیسرز' رائل اکیڈیمی کے ممبران' پارلیمنٹ کے ممبران غرضیکہ ہر چھوٹے بڑے تک آپ پہنچے اور پیغام حق پہنچایا۔

سپین کی ملکہ معظمہ صوفیہ سے بھی آپ نے ملاقات کی اور 40 منٹ تک دین حق کے بارہ میں دعوت الی اللہ کی۔

سپین میں آپ کو میڈرڈ' قرطبہ اور غرناطہ میں مختلف وقتوں کے ساتھ خدمت دین کی توفیق ملی۔ اور اسی طرح قریباً سات سال پرتگال میں بطور مربی احمدیت خدمت دین کا فریضہ نبھایا۔ جماعت احمدیہ کی رجسٹریشن کروائی اور مرکز قائم کیا۔

اندلس کے علاقہ پیدرو آباد میں سات سو سال کے بعد پہلی بیت بشارت کی تعمیر' جگہ کی تلاش اور پھر سنگ بنیاد اور بیت بشارت کی افتتاحی تقریب کے موقع پر بھی آپ کو شاندار اور نمایاں کام کرنے کی توفیق ملی۔

آپ بہت ہی محبت اور پیار کرنے والے وجود تھے۔ ہمدرد اور ملنسار طبیعت کے مالک اور دعا گو انسان تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ امامت احمدیہ اور خاندان حضرت بانی سلسلہ سے حد درجہ محبت اور پیار تھا۔ اور احباب جماعت سے ہمدردی رکھتے تھے۔ ہمہ وقت خدمت خلق کے لئے بھی تیار رہتے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 16۔ اگست 1996ء کے خطبہ میں آپ کا محبت بھرا ذکر فرمایا۔ حضرت صاحب نے آپ کی دعوت الی اللہ کے لئے لگن اور تڑپ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ وہ آخر وقت تک دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔ اور دعوت الی اللہ کا ایسا جنون جو ساری زندگی پر قبضہ کر لے یہ خدا کا خاص انعام تھا جو ان پر تھا۔ اور دعوت الی اللہ کے لئے آپ کے جذبہ اور تڑپ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اور دنیا بھر کی جماعتوں کو ان کا جنازہ غائب پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت صاحب نے جمعہ کے بعد مولوی صاحب کا جنازہ غائب پڑھایا۔

موصوف کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ رقیہ شمیم بشریٰ صاحبہ اور تین بیٹے مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب' مکرم فضل الٰہی قمر صاحب اور مکرم احسان الٰہی بشیر صاحب اور تین بیٹیاں محترمہ رضیہ تسنیم صاحبہ' محترمہ شاہدہ بیگم طاہرہ صاحبہ اور محترمہ مبارکہ امتہ الکریم صاحبہ ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ حضرت مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کے تمام پسماندگان سے اس عظیم سانحہ وفات پر دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ اور آپ کی اولاد کو بھی انہیں خوبیوں کا وارث بنائے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسے متقی' مخلص' وفادار مربیان اور داعیان الی اللہ عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

والسلام

ہم ہیں ممبران نیشنل مجلس عاملہ
جماعت احمدیہ سپین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کا گہرا تعلق ہے کیونکہ سیالکوٹ کا قیام حضرت صاحب کے دعوے سے پہلے کا ہے اور بہت سے لوگ حضرت صاحب کی پاکیزہ زندگی کی گواہی دینے والے سیالکوٹ سے نکلے۔ مولوی میر حسن صاحب کی گواہی' لالہ بھیم سین کی گواہی' یہ دونوں گواہیاں حضرت صاحب کی دعوے سے پہلے کی زندگی کی ناطق گواہیاں ہیں۔ حضرت صاحب کی علمیت کا چرچا بھی یہیں سے شروع ہوا۔ دعوے کے بعد سیالکوٹ کے معزز افراد کو حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ سیالکوٹ سے ہی حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب احمدیت کی آغوش میں آئے۔ اور پھر ناظر اعلیٰ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور قادیان میں ہی دفن ہوئے۔ انہی کے صاحبزادے چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں' چوہدری عبداللہ خاں' چوہدری اسداللہ خاں کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملتی رہی۔ آگے ان کی اولادیں بھی اللہ کے فضل سے خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ چوہدری حمید نصراللہ خاں لاہور کی جماعت کے امیر ہیں۔ سیالکوٹ کی جماعت اللہ کے فضل سے بہت مخلص جماعت تھی اور ہے۔ سیالکوٹ ضلع تو جماعت کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ جماعت کا سیاسی اثر و رسوخ بھی سیالکوٹ کے علاقہ میں بہت تھا اور ہے۔ چوہدری ظفراللہ خاں اسی علاقہ سے ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کے رکن بنتے رہے۔ سر شہاب الدین ہمیشہ جماعت کی عملی اعانت سے اس علاقہ سے منتخب ہوتے رہے۔

گورداسپور تو قادیان کا ضلعی صدر مقام تھا۔ وہاں سے مکرم مرزا عبدالحق صاحب جیسے مخلص اٹھے۔ حضرت بانی سلسلہ کئی مرتبہ گورداسپور مقدموں کے سلسلہ میں تشریف لے جاتے رہے۔ گورداسپور ہی ایسا عدالتی مقام تھا جہاں سے جماعت کے بانی کے حق میں فیصلے صادر ہوئے۔ کیپٹن ڈگلس گورداسپور ہی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھے۔ گورداسپور کا ضلع تو ویسے ہی قادیان کے تعلق کی وجہ سے مشہور خلائق ہو گیا جس طرح جھنگ کا ضلع ربوہ کی وجہ سے دنیا بھر میں جانا پہچانا ہے۔ جھنگ کے ضلع میں بہت سے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی میرے دوستوں میں سے متعین ہوتے رہے۔ ایک دوست نے جو بعد کو ہمارے ہی فیصل آباد ڈویژن کے کمشنر بن گئے ایک بار میرے غریب خانہ پر بیٹھے ہوئے مجھے بتایا کہ ایک وقت تھا جھنگ کا ڈپٹی کمشنر سارے صوبہ کا گمنام ترین ڈپٹی کمشنر سمجھا جاتا تھا مگر ربوہ کیا بنا ہے اس ضلع کی شہرت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔

کمشنر صاحب فرمانے لگے کہ سول سروس کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی گورنر نے یا ملک کے صدر نے کبھی براہ راست کسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے ٹیلیفون پر گفتگو کی ہو مگر جھنگ ایسا ضلع ہے جس کے ڈپٹی کمشنر کو بعض اوقات براہ راست صدر کی طرف سے ٹیلیفون آجاتا ہے۔

جھنگ کی شہرت کی ایک اور وجہ بھی ہے اور وہ بھی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ہمارے پروفیسر عبدالسلام جھنگ ہی کے ہیں۔ وہیں سے تعلیم پائی ہے۔ میرے ایک ایسے دوست جو جماعت سے دور ہو گئے جھنگ کالج کے پرنسپل تھے۔ میں نے انہیں کہا تم کتنے خوش قسمت ہوتے اگر تمہیں یہ کہنے کی توفیق ملتی کہ جس کالج میں احمدی عبدالسلام نے تعلیم حاصل کی اب اس کالج کا پرنسپل بھی ایک احمدی ہے۔ مگر وہ دوست خاموش ہو گئے۔

گورداسپور سے بات چلی تو دور کے ضلعوں تک چلی گئی مگر ہمیں امرتسر اور بٹالہ کا ذکر بھی کرنا ہے جو جماعت کی تاریخ میں اہمیت رکھتے ہیں۔ امرتسر ہی میں وہ پہلا مناظرہ ہوا تھا جس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حق کی خاطر مناظرہ سے دست برداری اختیار کرلی تھی اور اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا کہ وہ وقت بھی آئے گا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" یہ خدائی خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری زندگی میں پوری ہوئی اور گیمبیا کے گورنر جنرل ہز ایکسی لنسی سنگھاٹے نے حضرت بانی سلسلہ کے کپڑوں کے تبرک سے برکت حاصل کی۔ افریقہ کے بہت سے بادشاہ اس خدائی خبر کے تحت برکات حاصل کرکے سرخرو ہوئے مگر اولیت سر سنگھاٹے کو حاصل رہی۔

امرتسر سے جماعت کے معاند مولوی ثناء اللہ امرتسری پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے امرتسر ہی سے قاضی اسلم صاحب کے خاندان کو احمدیت سے ہمکنار کیا۔ قاضی خاندان' یعنی حضرت قاضی کرم الٰہی صاحب کا خاندان جماعت کا نمایاں خاندان ہے۔

بٹالہ' مولوی محمد حسین بٹالوی کی وجہ سے کم مشہور ہوا احمدیوں کی وجہ سے زیادہ کیونکہ ریل بٹالہ تک ہی جاتی تھی آگے لوگ یکوں پر سفر کرتے تھے۔ بٹالہ تک حضرت بانی سلسلہ اکثر تشریف لاتے تھے حضرت صاحب کی کئی کتابیں بٹالہ یا امرتسر میں چھپیں۔ بٹالہ میں حضرت صاحب کی تھوڑی بہت آبائی جائیداد بھی تھی۔ کبھی وہاں قیام کرنا ہو تو خود دو پیسے کی روٹی پر گزارہ کرلیتے مگر اپنے ساتھ سفر کرنے والے خادم کو چار آنے دیتے کہ اچھی طرح سے اچھی خوراک کھائے۔ مقدمہ کے سلسلہ میں بٹالہ تحصیل ہونے کی وجہ سے بہت اہم رہا اور حضرت صاحب کو بہت سے سفر بٹالہ کے اختیار کرنے پڑے۔

قادیان کے ارد گرد کے گاؤں کا ذکر آیا تو سیکھوانی گاؤں کا ذکر کرنا ہم بھول گئے۔ سیکھوانی نے جماعت کو خالد احمدیت مولانا جلال الدین شمس جیسا عالم دیا۔ ہمارے کچے کوارٹروں کے البیت کے امام مولوی قمرالدین صاحب بھی وہیں کے تھے۔ قبلہ محترم مولانا جلیل صاحب آج کل ہمارے ہاں تشریف لائے ہوئے ہیں ان سے ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا حضرت صاحب کے بہت سے رفقاء سیکھواں سے تعلق رکھتے تھے مگر ہمیں ان سے تعارف حاصل نہیں تھا اس لئے ان کا ذکر نہیں کر رہے۔ خالد احمدیت مولانا ابو العطاء جالندھری جالندھر کے تھے پشاور سے ایک بہت مخلص جماعت کے علاوہ حضرت مولوی غلام حسن پشاوری جیسے ادیب جماعت کو ملے وہاں لیکھرام بھی پشاور ہی کا تھا۔ اسی طرح فیروزپور کا شہر اس لئے اہم ہے کہ پہلی بار امارت کا نظام قائم ہوا تو فیروزپور شہر میں حضرت مولوی فرزند علی صاحب امیر مقرر ہوئے۔

کہتے ہیں لاہور لاہور ہے۔ درست ہے۔ لاہور سے بھی جماعت احمدیہ کی بہت وابستگی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ لاہور ہی میں فوت ہوئے۔ لاہور کی جماعت پرانی جماعت تھی اور ہے۔ احمدیہ بلڈنگ جہاں حضرت صاحب کا وصال ہوا لاہوری جماعت کے کسی دوست کی ملکیت تھی لاہور کے بزرگوں میں سے نیلہ گنبد والے بزرگان بہت مشہور ہوئے۔ پھر دہلی دروازہ کی الیست کے آس پاس کی جائیداد بھی سنا ہے کسی احمدی کی تھی۔ لاہور کا میاں خاندان اب تک مشہور ہے پھر حکیم محمد حسین موجد مفرح عنبری بھی بہت مشہور ہوئے۔ میاں چراغ دین صاحب اپنے تقویٰ اور بزرگی کی وجہ سے بہت ممتاز تھے۔ لاہور ہی میں منیر انکوائری کمیشن بیٹھا اور جسٹس منیر اور جسٹس کیانی والی رپورٹ معرض وجود میں آئی۔ پھر لاہور میں ہم نے برادرم مکرم مجیب الرحمٰن کو شریعت کورٹ کے سامنے اپنے کیس کی پیروی کرتے دیکھا۔ جماعت احمدیہ لاہور کی تاریخ پر تو پوری ایک کتاب لکھی جا چکی ہے۔ ہم تو جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ محض اپنی یادداشت کے زور پر لکھ رہے ہیں۔ لاہور نے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اپنی اہمیت قائم رکھی ہے۔ قادیان سے حضرت صاحب آئے تو رتن باغ نامی کوٹھی میں جو آج کل میو ہسپتال کی توسیع کی زد میں آگئی ہے' قیام فرما ہوئے۔ وہی رتن باغ جماعت کا مرکز بن گیا تا آنکہ ربوہ کی بے آب و گیاہ زمین چنی گئی اور مرکز کے طور پر آباد ہوئی۔

جماعت کی تاریخ میں ایک اور اہم شہر' بھیرہ ہے۔ بھیرہ' حضرت حکیم نورالدین صاحب کا مولد ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے اپنی فدائیت میں وہ مرتبہ حاصل کیا کہ حضرت صاحب کی وفات پر جماعت نے انہیں ہی پہلا جانشین چنا۔ حضرت حکیم صاحب کا جماعت میں اپنا مرتبہ ہے اور ان کی ذات بابرکات ہی کی وجہ سے بھیرہ کو بھی برکت حاصل ہوئی۔

بھیرہ کی اہمیت اپنی جگہ مگر ہم ہوشیارپور اور لدھیانہ کو بھول گئے۔ ہوشیارپور جہاں حضرت صاحب جنوری 1886ء میں بیل گاڑی میں بیٹھ کر تشریف لے گئے اور وہاں چلہ کھینچا۔ یہ چلہ جماعت کی تاریخ میں بہت اہمیت کا چلہ ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بارے میں خدائی خبر اسی چلہ کے نتیجہ میں ہوئی اور جماعت نے 1914ء سے 1965ء تک اس کو پورا ہوتے دیکھا۔ لدھیانہ' وہ تاریخی شہر ہے جہاں حضرت بانی سلسلہ نے 23۔ مارچ 1889ء کو پہلی بیعت لی۔ بھیرہ کے حضرت مولوی نورالدین کو سب سے پہلے مبائع ہونے کا شرف یہیں نصیب ہوا۔ پھر کپورتھلہ کا ذکر بھی ناگزیر ہے اس جماعت نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اور ان کے نامور فرزند شیخ محمد احمد صاحب مظہر جماعت کو دیئے کپورتھلہ کی جماعت اس لحاظ سے بھی خوش قسمت جماعت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ نے اس جماعت کو جنت میں بھی اپنی ہمراہی کی نوید دی ہوئی ہے۔ کپورتھلہ ایک چھوٹی سی ریاست تھی مگر جماعت کی تاریخ میں بڑی ریاست بن گئی۔

ریاست کشمیر سے بہت سے مخلص احمدی جماعت میں شامل ہوئے۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کا نام نامی بھی اس ریاست سے وابستہ رہا۔ دکن سے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین کا نام نامی سلسلہ کی تاریخ کا ایک روشن نام ہے۔ ہمیں یاد ہے ہم بچپن ہی سے سلسلہ کے اخباروں میں ان کا اشتہار پڑھتے آئے۔ اس سلسلہ کا عنوان ہوتا تھا "کارڈ آنے پر مفت" اور اس میں یہ نوید دی جاتی تھی کہ کوئی شخص جو سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کا شوق رکھتا ہو وہ ایک کارڈ لکھ دے بس! اسے گھر بیٹھے بٹھائے سلسلہ کا لٹریچر مفت پہنچتا رہے گا۔ ہمارے پھوپھی زاد بھائی نصیرالدین' کتابوں کے بہت شوقین تھے۔ اپنے جیب خرچ میں جو کچھ خرید سکتے خریدتے مگر ان کا سارا جیب خرچ کارڈ لکھنے اور مفت لٹریچر منگوانے پر اٹھ جاتا تھا جونہی یہ اشتہار ان کی نظر سے گزرتا فوراً کارڈ لکھتے اور کچھ ہی دنوں میں وہ کتاب مفت آجاتی۔ بھائی جان نصیر اس کتاب کو پڑھتے نہیں چاٹتے تھے۔ ایک ایک لفظ ایک ایک حرف!

سیٹھ عبداللہ الہ دین کا لگایا ہوا یہ پودا خدا معلوم اب بھی زندہ ہے یا نہیں مگر ہمیں اس پودے کی تن آوری کا اس زمانہ میں بھی احساس تھا اور اس پودے کے ناطے ہی سکندر آباد کا نام جماعت کی تاریخ کا اہم نام ہے۔ انہی کی اولاد میں ڈاکٹر صالح الہ دین' دنیا کے مانے ہوئے ماہر فلکیات ہیں! پچھلے دنوں کسوف و خسوف کی خدائی خبر کے سلسلہ میں ان کے عالمانہ مضامین نظر سے گزرے تو ان کے تبحر کا اندازہ ہوا حالانکہ ان سے ذاتی تعارف کا شرف ہمیں حاصل نہیں۔ اتنا ضرور ہے کہ ہمارے دوست ڈاکٹر لطیف احمد قریشی کے ہم زلف بھی ہیں اور ان کے بیٹے ڈاکٹر محمود احمد احمد کے خسر ہیں! اور ظاہر اس اس طرح مولانا عبدالمالک خاں صاحب کے داماد ہوئے۔ احمدیت کا رشتہ بھی کیا رشتہ ہے۔ ذرا سکندر آباد کا نام آیا تو یادداشت نے کہاں کہاں کے قلابے ملا دیئے۔ فی زمانہ یہی رشتہ ہی پائیدار رشتہ ہے! پٹنہ ہمارے ڈاکٹر سید اختر احمد اورینوی صاحب کی وجہ سے مشہور ہوا۔ ڈاکٹر اختر صاحب پٹنہ یونیورسٹی کے اردو شعبہ کے صدر تھے اور ہمارے علم کے مطابق جماعت کے پہلے ڈی لٹ تھے۔ اردو ادب کے ڈاکٹر آف لٹریچر۔ پٹنہ اس وجہ سے بھی جماعت کی تاریخ میں اہم ہے یہاں کی ہائی کورٹ نے جماعت کے حق میں فیصلہ دیا تھا اور کسی ہائی کورٹ کا یہ پہلا فیصلہ تھا۔ اس کیس کی ساری تفصیل مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے تحدیث نعمت میں بیان کی ہے۔ مقدمات کے سلسلہ میں بہاولپور میں بھی جماعت کے خلاف مقدمہ ہوا۔ مدراس میں بھی ایک کیس جماعت کے بارہ میں ہوا۔ سیالکوٹ میں بھی ایک کیس ہوا۔ مگر یہ ایک علیحدہ مضمون ہے شاید جماعت کے کوئی قانون دان اس طرف

باقی صفحہ ۷ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت

واعظینِ سلسلہ کا تقرر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ مبارک میں انجمن کی طرف سے باقاعدہ کوئی واعظ مقرر نہ تھے۔ مگر اب امامت اولیٰ کے شروع میں ہی اس کی پوری شدت سے ضرورت محسوس ہوئی اور خود حضرت امام جماعت کی طرف سے اس کی تحریک ہوئی۔

اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت الاول کی اجازت سے انجمن نے سب سے پہلے شیخ غلام احمد صاحب کو اور بعد ازاں مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو واعظ مقرر کیا۔ ان کے بعد بعض اور واعظ مثلاً الہ دین صاحب فلاسفر بھی نامزد ہوئے۔

واعظ اول شیخ غلام احمد صاحب کے تقرر کا واقعہ ذرا تفصیل سے ذکر کرنا موجب دلچسپی ہو گا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے صدر انجمن احمدیہ میں درخواست دی کہ ان کو واعظ مقرر کیا جائے۔ صدر انجمن نے اپنے اجلاس منعقدہ 30۔ مئی 1908ء میں فیصلہ کیا کہ چونکہ تقرر واعظین حضرت امام جماعت کے ہاتھ میں ہے اس لئے شیخ یعقوب علی صاحب کو لکھا جائے کہ وہ تحریری درخواست حضرت امام جماعت کی خدمت میں بھیج دیں۔ حضرت امام جماعت نے بعد میں اس کی منظوری دیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ بڑے بڑے شہروں کی نسبت زیادہ تر چھوٹے چھوٹے دیہات میں جائیے اور تھوڑا تھوڑا دو دو تین تین میل کا سفر روز کریں اور اسباب اٹھوانے کے لئے ان کے پاس آدمی ہو۔ گاؤں کے لوگ مدد کر سکتے ہیں یا ٹٹو کر لیا کریں مطلب یہ ہے کہ گاؤں کے لوگوں کو آواز پہنچ جائے۔ اور موسم سرما کے ابتدا تک اس طرح ایک ضلع کو ختم کر سکتے ہیں بدر 30۔ جولائی 1908ء سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ صاحب یکم اگست 1908ء سے دعوت الی اللہ کے لئے روزانہ ہوئے تھے اور اس پہلے دورے میں امرتسر سے حیدر آباد تک جانے کا پروگرام تھا۔ ان کے گھر کے اخراجات حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے برداشت کئے اور سفر خرچ انجمن کی طرف سے ملا شیخ صاحب کے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی کا تقرر عمل میں آیا۔ آپ پنجابی زبان کے مشہور شاعر بھی تھے۔ ان کو ابتداء جموں' پونچھ' وزیر آباد' گوجرانوالہ کے شہروں' دیہات میں بھجوایا گیا۔ ان ابتدائی واعظین کے فرائض میں چندہ کی فراہمی اور نئی انجمنوں کا قیام بھی ہوتا تھا۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بھی عہد امامت کے اولین واعظوں میں سے تھے۔ آپ پنجابی زبان کے بڑے عمدہ واعظ تھے اور زبان میں بڑی تاثیر تھی۔ اس زمانے میں حافظ صاحب نے بڑا کام کیا ہے۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب کا تقرر امام جماعت الاول کے حکم سے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ہوا" جہاں آپ نے سلسلہ کی دھاک بٹھا دی۔ علاوہ ازیں امامت اولیٰ میں آپ نے ملک کے طول و عرض میں بے شمار تقریریں کیں۔ بڑے بڑے معرکتہ لآرا مباحثے کئے اور متعدد جماعتیں قائم کیں الہ دین صاحب فلاسفر کو دیہات کے لئے مقرر کرنے سے قبل حضرت امام جماعت الاول کے ارشاد سے مفتی محمد صادق صاحب کی موجودگی میں لیکچر کروایا گیا چنانچہ فلاسفر صاحب کافی عرصے تک دیہات میں اپنے علم و فہم کے مطابق یہ خدمت انجام دیتے رہے۔

یہ تھے صدر انجمن کے زیر انتظام چند واعظوں کے نام۔ ورنہ جلسوں اور مباحثوں میں حصہ لینے والے کئی مقررین و واعظین خدا کے فضل سے آگے آئے۔

قابلِ غور

آپ اپنی گاڑی میں بیٹھے ہیں۔ اللہ کے فضل سے خود ڈرائیو کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے گلی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور آپ کی گاڑی غراٹے بھرتی ہوئی گلی میں سے گزر جائے۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گلی میں کوئی گڈا کھڑا ہو یا ریڑھا یا ہاتھ سے چلانے والی ریڑھی ہو یا کوئی اور گاڑی ہی کھڑی ہو پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے جو چیز بھی کھڑی ہو وہ عین گلی کے بیچ میں کھڑی کر دی گئی ہو۔ کسی مجبوری کی وجہ سے یا ڈرائیور کی غلطی کی وجہ سے۔

اگر ایسا ہے تو اب آپ کا امتحان ہے۔ آپ آرام سے دھیمے سے لہجے میں پیار محبت سے اس گڈے والے کو ریڑھے والے کو۔ ریڑھی والے کو یا کار یا ٹرک کے ڈرائیور کو کہتے ہیں کہ میاں ذرا ایک طرف ہو جاؤ تاکہ میں اپنی گاڑی گزار لوں یا آپ اس پر گرجتے ہیں اور برستے ہیں (برسنا استعارے کے طور پر) اور اسے کہتے ہیں کہ تمہیں ذرا بھی عقل نہیں ہے تہذیب سے عاری ہو۔ ایک طرف ہو جاؤ اور جلدی ہو جاؤ۔ بلاوجہ دیر کر رہے ہو۔

ہٹ تو وہ جائے گا۔ اور آپ کی گاڑی وہاں سے گزر جائے گی۔ لیکن دور تک وہ آپ کی طرف دیکھتا رہے گا۔ اور منہ ہی منہ میں کہتا رہے گا۔ بڑا خان ہے بات کرنے کی بھی اسے تمیز نہیں۔

اب آپ غور کریں کہ آپ کو اس امتحان میں کامیاب ہونا ہے یا فیل ہونا ہے۔ ایک لمحہ کی تاخیر سے بچنے کے لئے آپ کو کیسا لہجہ اختیار کرنا چاہئے اور اگر آپ نے اس کو محض ایک چھوٹا سا آدمی سمجھ کر سخت لہجہ اختیار کیا ہے تو آپ خود کتنے بڑے ہیں۔ گھر جایئے اور اس پر غور کیجئے۔ اور ہو سکے تو رات کے وقت سونے سے پہلے دن بھر کی باتوں پر غور کیجئے اور اس بات کو بھی ان باتوں میں شامل کر لیجئے۔ ٹھنڈا میٹھا لہجہ مناسب تھا یا گرجنا اور برسنا۔

(تحریک جدید)

طب و صحت

مستند ڈاکٹر ہمیں بتاتے ہیں کہ پانچ سال کی عمر سے پہلے ہمارے ملک میں دو لاکھ سے زیادہ بچے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ بیماری جو انہیں ہلاک کرنے کا باعث بنتی ہے وہ اسہال ہے۔ اسہال کے متعلق کچھ غلط باتیں عوام الناس میں پھیلی ہوئی ہیں اس لئے ان کا دور کرنا اور صحیح باتوں کا ان کے سامنے نہ صرف پیش کرنا بلکہ انہیں اچھی طرح یاد کرا دینا نہایت ضروری ہے۔

پانچ سال تک بچے کو اسہال کے لئے کوئی دوائی دینے کی ضرورت نہیں۔ اسے صرف او۔ آر۔ ایس۔ یعنی نمکول پلایا جانا چاہئے۔ نمکول کے پیکٹ حکومت سے مفت ملتے ہیں۔ بازاروں میں بکتے بھی ہیں۔ ایک ایک پاؤ کے چار گلاس لے کر صاف پانی ڈالیں اور ان چاروں گلاسوں کو ایک جگ میں ڈال کر سارے کا سارا پیکٹ اس میں حل کر دیں۔ اور تھوڑا تھوڑا بچے کو پلاتے رہیں۔ بعض اوقات لوگ کہتے ہیں کہ بچہ الٹی کر دیتا ہے۔ بے شک الٹی کر دے لیکن کچھ تھوڑا بہت نمکول اس کے پیٹ میں ضرور باقی رہے گا۔ بات یہ ہے کہ اسہال سے بچوں کے جسم کا پانی نکل جاتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ نمکیات بھی نکل جاتی ہیں۔ اس پانی کو اور ان نمکیات کو بحال کرنے کے لئے نمکول از حد ضروری ہے۔ نمکول کے علاوہ اور کوئی دوائی ہرگز ہرگز نہ دی جائے۔ بعض اوقات لوگوں کا خیال یہ ہوتا ہے کہ دوائی سے جلدی آرام آجائے گا۔ اور نمکول پلاتے پلاتے خاصا وقت لگ جائے گا۔ لیکن مستند ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ بات درست نہیں ہے۔ آپ صرف اور صرف نمکول کا پانی بچے کو پلائیں۔ اور اس کے ساتھ ماں اپنا دودھ بھی اسے دے اور دال چاول کھچڑی کی صورت میں جو قریباً پانی ہی جیسی ہو اسے دی جائے کیلا اور دہی دیئے جا سکتے ہیں۔ کیلے کو میش کر کے یعنی مسل کر یا اس کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اسے دیئے جا سکتے ہیں۔ بہرحال یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اسہال کی صورت میں پانچ سال تک کی عمر کے بچے کو کوئی اور دوائی نہ دینی چاہئے۔ صرف صرف نمکول دیا جاتا رہے۔ اگر وہ ٹٹیاں بھی کرے اور اسے قے بھی آئے۔ تب بھی نمکول ہی دیا جائے اس کے علاوہ اور کوئی دوا نہ دی جائے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ نمکول کے دو چار پیکٹ ہمیشہ گھر میں موجود رکھیں۔ خاص طور پر چھوٹے بچوں والے گھروں میں تو نمکول کے پیکٹ ضرور موجود ہونے چاہئیں۔ اگر آپ کسی سرکاری ہسپتال سے حاصل نہ کر سکیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بازار میں تھوڑی سی قیمت پر یہ پیکٹ مل جاتے ہیں۔ ان کا گھر میں رکھنا بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ جس مستند ڈاکٹر سے یہ باتیں سن کر ہم نے آپ کو بتائی ہیں انہوں نے صفائی پر خاص طور پر زور دیا۔ نمکول بنانے کے لئے اپنے ہاتھوں کو خوب صاف کیا جائے۔ گلاس صاف ہونے چاہئیں۔ جگ صاف ہونا چاہئے چمچہ صاف ہونا چاہئے۔ بلکہ جب ماں اپنا دودھ بچے کو پلائے تو اسے اپنا سینہ بھی اچھی طرح پانی سے صابن سے صاف کر لینا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ صحت جسمانی کے جو اصول ہم لوگوں کو بتاتے ہیں اگر ان پر بڑے اور چھوٹے عمل کریں تو یقیناً بچوں کے اسہال کی بیماری میں خاصی کمی واقع ہو سکتی ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ پانچ سال کی عمر تک ایک آدھ دفعہ تو اسہال ہو سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں لیکن جو لوگ ہماری ان باتوں پر عمل نہیں کرتے ان کے بچوں کو پانچ سال کی عمر تک کئی دفعہ اسہال ہوتے ہیں۔ اسہال خطرناک ہے۔ جان لیوا ہے۔ پس اس سے بچنے کے لئے ڈاکٹر صاحبان کی ہدایات پر عمل کرنا لازمی ہے۔ نمکول گھر میں بھی بنایا جا سکتا ہے۔ صفائی کا خیال رکھتے ہوئے ایک لٹر پانی (یعنی چار عام سائز کے گلاس) میں آٹھ چمچے چینی اور ایک چمچہ نمک خوب حل کر لیا جائے یہ نمکول بنانے کی ترکیب ہے اور اس بات کی تاکید کی ضرورت ہے کہ گلاس' جگ' چمچہ اور اپنے ہاتھ بالکل صاف ہونے چاہئیں۔

(ن۔ س)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے "بخار دل" میں اپنا تعارف یوں کرایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

شعر کی تعریف اس سے زیادہ نہیں کہ وہ باوزن ہو۔ اس کے الفاظ عمدہ اور مضمون لطیف ہو میرے بزرگوں کو چونکہ شاعری سے مناسبت تھی اس لئے مجھ میں بھی کچھ حصہ اس ذوق کا فطرتی طور پر آیا ہے مگر اس طرح کہ دس دس بارہ بارہ سال کے عرصہ میں ایک شعر بھی نہیں کہتا پھر کچھ کہہ لیتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ میرے اشعار مطلب کے حامل ہوتے ہیں نہ کہ الفاظ کے۔ میں ایک مضمون ذہن میں رکھ کر شعر کہتا ہوں اور الفاظ اس مضمون کے پابند ہوتے ہیں نہ کہ مضمون الفاظ کا۔ اس لئے بجائے تغزل کے یہ اشعار "نظم" کی صورت رکھے ہیں اور بجائے آمد کے ہمیشہ آورد کا رنگ ان میں ہوتا ہے۔ میرا استاد کوئی نہیں نہ تخلص ہے۔ شروع (یعنی 1903ء) میں جب یہ شوق پیدا ہوا تو چند دفعہ آشنا کا تخلص استعمال کیا مگر پھر ترک کر دیا اور ہمیشہ بے تخلص ہی کے گزارہ کیا۔ میرے کلام میں بیشتر اشعار بسبب مذہبی ماحول اور دینی تربیت کے متصوفانہ رنگ کے ہیں اور سلسلہ احمدیہ کے مقاصد سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں کبھی کسی کا عمدہ مصرع یا شعر یا کسی غیر زبان کا لفظ اپنے شعر میں پیوند کر لینے سے نہیں ہچکچاتا۔ تاہم سرقہ نہیں کرتا۔ بہت زیادہ حصہ ان نظموں کا ایسا ہے جو دراصل اپنے لئے کہی گئی ہیں نہ کہ اوروں کے لئے۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان اشعار کو ہمارے بچوں اور نوجوانوں کے لئے بھی مفید بنائے۔ والسلام

میر محمد اسماعیل الصفہ۔ قادیان

10۔ جون 1945ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کی مذمت

نیویارک میں مقبوضہ فلسطین اور مقبوضہ عرب علاقوں کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس میں بیت المقدس میں سرنگ کھولنے پر اسرائیل کی شدید مذمت کی گئی۔ اور اسرائیل کو فلسطینی علاقوں میں تشدد آمیز جھڑپوں کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔

پاکستان نے اسرائیلی حکام کی تازہ ترین کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جس سے نہ صرف القدس شریف بلکہ پورے علاقے کا امن خطرے میں پڑ گیا ہے۔

امریکی حکام نے امید ظاہر کی ہے اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو اور فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات کے درمیان جلد ملاقات ہو سکتی ہے۔ لیکن تازہ اطلاعات کے مطابق مسٹر یاسر عرفات نے اس سربراہ کانفرنس کو ملتوی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فریقین کے افسران کے درمیان ایجنڈے پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ مصر کے صدر مسٹر حسنی مبارک نے بھی نیویارک جانے سے انکار کر دیا ہے۔

غزہ کے کنارے پر یہودی بستیوں کی آباد کاری کے خلاف فلسطینیوں کے احتجاجی مظاہرے پر اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ سے 8۔ افراد زخمی ہو گئے۔

دریں اثناء فلسطین کی وزارت صحت نے کہا ہے کہ مغربی کنارے کے شمالی شہروں اور قصبوں میں ادویات' ایمبولینسوں اور دیگر طبی سازوسامان کی شدید ضرورت ہے لیکن اسرائیلی فوج نے شمالی علاقوں میں طبی سازو سامان لے جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

فلسطینی اتھارٹی اور پی ایل او نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اسرائیلی حکومت نے جمعہ کے روز بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ میں نمازیوں پر دیدہ و دانستہ فائرنگ کر کے حالات کو سنگین بنا دیا ہے۔

○○○

ترکی برطانیہ اور فرانس کا اظہار تشویش

سعودی عرب نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت کو رکوانے کے لئے اقدامات کرے۔ سعودی عرب نے الزام لگایا ہے کہ اسرائیل امن سمجھوتے کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام ہو گیا ہے اور اس نے اقوام متحدہ اور میڈرڈ کانفرنس کی قراردادوں کی کھلی خلاف ورزی کی ہے۔

شام کے صدر حافظ الاسد اور وزیر خارجہ مسٹر فاروق الشارہ نے بھی فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی فوج اور فلسطینیوں کے درمیان حالیہ جھڑپوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو کی حکومت مشرق وسطی میں امن قائم کرنے کے بارہ میں سنجیدہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیتن یاہو کی حکومت اپنے عرب ہمسایہ ممالک کے ساتھ محاذ آرائی چاہتی ہے۔

ترکی کے ایک وزیر عبداللہ گل نے اسرائیل پر الزام لگایا ہے کہ وہ آگ سے کھیل رہا ہے۔

برطانیہ فرانس اور جرمنی نے بھی اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان حالیہ جھڑپوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○○○

اسرائیلی وزیر اعظم کا رد عمل

اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو نے حالیہ تشدد کے واقعات کا ذمہ دار فلسطینی صدر یاسر عرفات کو ٹھہرایا ہے انہوں نے الزام لگایا کہ فلسطینی قیام امن کے عمل کی بیخ کنی کر رہے ہیں۔ اور فلسطینی حکام سیاسی مفادات کے حصول کے لئے ان علاقوں میں تشدد کو ہوا دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اوسلو معاہدے کے تحت جو اسلحہ فلسطینی انتظامیہ کو دیا گیا تھا۔ فلسطینیوں نے اس کا رخ اب اسرائیل کی طرف موڑ دیا ہے۔

○○○

اقوام متحدہ عراق کی حمایت میں

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی کی امریکہ سے دشمنی کا ایک فائدہ شاید عراق کو پہنچ جائے۔ اقوام متحدہ نے اپنے اراکین اور امداد دینے والے ممالک سے کہا ہے کہ وہ عراقی شہریوں کو ہنگامی بنیادوں پر امداد دینے کے لئے تقریباً 40 ملین ڈالر کی امداد کے لئے عطیات دیں۔ اس رقم سے عراقی شہریوں کے لئے خوراک اور ادویات فراہم کی جائیں گی۔ اقوام متحدہ کے مطابق عراقی شہریوں کی اکثریت خط غربت سے نیچے کی سطح پر زندگی بسر کر رہی ہے۔ اور وہاں ناقص غذا کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ شمالی عراق میں لڑائی کی وجہ سے ہزاروں عراقیوں کو اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔

اقوام متحدہ نے عراق کو خوراک اور ادویات کی خریداری کے لئے محدود پیمانے پر تیل کی فروخت کرنے کے لئے ایک معاہدہ کیا تھا۔ معاہدے کے تحت عراق کو 2۔ ارب ڈالر کا تیل فروخت کر کے اپنے عوام کے لئے 180 روز (چھ ماہ) تک کے لئے خوراک اور ادویات کی خریداری کی اجازت ہو گی۔ تاہم امریکہ کی مداخلت کی وجہ سے ابھی تک اس معاہدے پر عمل نہیں ہو سکا۔ لہٰذا اقوام متحدہ کے ارکان سے چھ ماہ کے لئے ہنگامی ضروریات پوری کرنے کے لئے 39ء9 ملین ڈالر کی امداد فراہم کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن

انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 9۔ اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
1-30 متفرق پروگرام۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 فرنچ سیکھئے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔ سپیرا رینل گلینڈ۔ ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ مہمان۔ ڈاکٹر لطیف اے۔ قریشی۔
6-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو۔ مکرم امیر افضل۔
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 روسی پروگرام۔
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
12-30 متفرق پروگرام۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام۔
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی۔ (سابقہ اقساط (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 عربی سیکھئے۔
5-00 افریقن پروگرام۔
6-00 (شام) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 درثمین حصہ 11۔
7-30 متفرق پروگرام۔
8-00 لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (نیا)۔
11-00 جرمن پروگرام۔

جمعہ۔ 4۔ اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ تفریحی پروگرام۔
2-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-10-3۔
3-00 متفرق پروگرام۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب
6-00 کوئز پروگرام۔ سیرت (۔) مجلس خدام الاحمدیہ حصہ دوئم۔
6-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت الرابع سیشن 96-3-17
7-00 اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
8-30 متفرق پروگرام۔
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-10-3 (دوبارہ)۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام جرمنی۔ 94-3-29 (حصہ سوئم)۔
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-00 اردو پروگرام۔ تقریر سیرت۔ از حضرت میر محمد اسحاق۔
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی (سابقہ اقساط دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-10-4۔
6-15 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
8-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں!

○ کلام الٰہی کی جو آیات اور سورتیں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنی عبادتوں میں عموماً تلاوت فرماتے ہیں ان کی فہرست سیکرٹریان وقف نو کو بھجوا دی گئی ہے۔

کیا آپ نے وہ آیات اور سورتیں اپنے واقفین نو بچوں کو یاد کروانی شروع کر دی ہیں۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 3- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- المائدہ بینگن کا بھرتہ-
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-10-2 (دوبارہ)-
3-00 عربی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز پروگرام-
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
6-00 درثمین حصہ 10- (دوبارہ)-
6-30 متفرق پروگرام-
7-00 (صبح) اردو کلاس- (دوبارہ)-
8-00 عربی زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
8-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم-
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-10-2 (دوبارہ)-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 سندھی پروگرام-
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدۃ بیگن کا بھرتہ- (دوبارہ)-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو پروگرام- الثانی کا عشق کلام الٰہی-
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- (سابقہ اقساط دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی-
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع- 96-10-3 (نیا)-
7-00 کوئز پروگرام- سیرت کے متعلق- از مجلس خدام پاکستان- حصہ دوئم-
7-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت الرابع- سیشن 10- 94-3-17-
8-00 لقاء مع العرب- (نیا)-
9-00 بوسنین پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنز - ملاقات حضرت امام جماعت الرابع-
11-00 جرمن پروگرام-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم نعیم الدین بھٹی صاحب کارکن دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا بیٹا عزیز تنزیل احمد نظیف (وقف نو) بعمر 16 یوم (Hypoplasia) کے مرض میں مبتلا ہے- احباب سے بچہ کی صحت و سلامتی اور تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنی بیٹی شائستہ ظہیر کا نام تبدیل کر کے بارعہ سنبل رکھا ہے-
آئندہ میری بیٹی کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

شیخ ظہیر احمد انور
کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان

اعلان داخلہ

○ ہمدرد کالج آف میڈیسن ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے MBBS سال اول میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- تعلیمی قابلیت میں F.Sc پری میڈیکل مضامین کے ساتھ کم از کم 60 فی صد نمبر حاصل کئے ہونا لازمی ہے- میرٹ کا تعین F.Sc میں حاصل کردہ نمبر اور داخلہ ٹیسٹ کی بنا پر کیا جائے گا- داخلہ فارم 400 روپے کے عوض مندرجہ ذیل دفاتر سے یا پے آڈر بنام ہمدرد یونیورسٹی ارسال کر کے منگوائے جا سکتے ہیں-

ا- الجید سینٹر (ہمدرد سینٹر) ناظم آباد نمبر 3 کراچی 74600
۲- ہمدرد لیبارٹریز- 142-غازی علم دین روڈ- لاہور

• فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17- اکتوبر 96ء ہے-

اعلان داخلہ

○ شعبہ فائن آرٹس پنجاب یونیورسٹی نے BFA سال اول گرافک ڈیزائن اور پینٹنگ برائے سال 96ء-95ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- داخلہ کی بنیادی شرائط میں F.Sc./F.A ہونا لازمی ہے- جنہوں نے انٹرمیڈیٹ میں فائن آرٹس پڑھا ہو ان کو 20 نمبر اضافی طور پر دیئے جائیں گے- تمام امیدواران کو 100 نمبر کا ڈرائنگ ٹیسٹ بھی دینا لازمی ہو گا- چند سیٹیں سیلف فنانس پر بھی آفر کی جا رہی ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9- اکتوبر 96ء ہے-

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان

○ فضل عمر ہسپتال کے لئے نئی الٹرا ساؤنڈ مشین منگوا لی گئی ہے جس کے ذریعہ ہر قسم کی اندرونی پیچیدہ امراض کی تشخیص کی جا سکے گی- ضرورتمند احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں-

اجراء شعبہ فیزیو تھراپی اور ہومیو پیتھی

فیزیو تھراپی اور ہومیو پیتھی کے شعبہ جات بھی شروع ہو چکے ہیں اس سہولت سے بھی احباب فائدہ اٹھائیں-

بقیہ صفحہ 1

مند ہوں- یا اور کوئی ایسی ہی ضروری بات ہو- ایسا دیا ہوا قرض اگر کوئی ادا نہ کر سکے تو دوسرے ادا کرنے کی طرف توجہ کر سکتے ہیں- لیکن اگر کوئی کسی کو مٹھائی کھلاوے اور پھر ایسے قرض کے لئے چارہ جو ہو تو کسی کو کیا ضرورت ہے کہ اس کا قرض ادا کرے- خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسراف نہ کرو- اس لئے اسراف کرنا اور اسراف کرنے والے کی مدد کرنا دونوں گناہ ہیں مثلاً جیسا شراب پینے والا گنہ گار ہے ایسا ہی پلانے والا بھی گنہ گار ہے- جو دکاندار قرض پر مٹھائی دے کر دوسرے کو مسرف بناتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے خود مٹھائی کھلائی ہے- اس شخص نے مانگی- میں نے دے دی- یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ میں نے خنزیر خود نہیں کھایا بلکہ اور کو کھلایا ہے تو کیا کھلانے والا بدتر نہیں ہو گا- ضرور ہو گا-

(از خطبہ 7- جنوری 1916ء)

بقیہ صفحہ 4

توجہ کریں-

شاہجہان پور سے حضرت حافظ مختار احمد شاہجہان پوری جماعت میں آئے- اہل زبان میں سے مکرم محمد حسن آسان دہلوی اور آگے ان کی اولاد بھائی مسعود احمد خاں دہلوی مگر دلی نے اپنا کمال یہاں بھی قائم رکھا جس کا ذکر اپنے مقام پر ہو گا-

اوپر قانون کا ذکر آیا تو حضرت مولوی فضل دین صاحب بھیروی یاد آ گئے- جب ہمیں ان سے نیاز حاصل ہوا بہت ضعیف تھے مگر انجمن کے مشیر قانونی کی خدمت بجا لا رہے تھے- حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی بھیرہ کے تھے- بھیرہ کے قریب دوبارہ آ گئے ہیں تو ادرحمہ کا ذکر کر دیں- اس گاؤں سے حضرت مولوی شیر علی صاحب جیسا عالم جماعت کو ملا- حلال پور سے ہمارے دادا خسر' حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری جماعت کی آغوش میں آئے- مولوی صاحب کو ملک صلاح الدین صاحب نے ایک جگہ شیخ الکل لکھا ہے- ان کی اولاد میں حضرت مولانا محمد احمد جلیل آج کل مفتی سلسلہ عالیہ ہیں- گاؤں کے تعلق میں دوالمیال بھی بڑا اہم گاؤں ہے- یہاں کی جماعت تو پرانی اور مخلص ہے مکرم ملک مبارک احمد صاحب ایڈیٹر البشریٰ جیسا عربی دان عالم بھی اسی خاک سے اٹھا- خوشاب نے ملک سیف الرحمٰن جیسا عالم اور مفتی سلسلہ جماعت کو دیا- حضرت سید سرور شاہ صاحب بھی ایک گاؤں ہی سے آئے تھے غالباً داتہ ضلع ہزارہ سے! فوجی لحاظ سے تو یہ علاقہ جو جہلم سے اوپر تک کا علاقہ ہے مارشل علاقہ سمجھا جاتا ہے- احمدی جرنیلوں میں سے جنرل نذیر احمد اسی علاقہ سے تھے- کیمل پور سے مدرسہ احمدیہ کے تعلیم یافتہ جرنیل اختر حسین ملک اٹھے- جنرل عبدالعلی ملک ان کے چھوٹے بھائی تھے- ایک اور احمدی جرنیل جنرل جنجوعہ گجرات غالباً کھاریاں کے تھے- اس علاقہ کا ایک گاؤں اب آ کر تاریخ کا حصہ بنا ہے- چک سکندر! جہاں کے احمدیوں نے بہت تکالیف اٹھائیں- سیالکوٹ تو ذہنی لحاظ سے زرخیز ضلع ہے مگر وہیں سے ہمارے ایر مارشل ظفر چوہدری' اور ان کے بھائی جنرل ناصر احمد اٹھے- فرقہ تجار میں جناب شاہنواز نے نام پیدا کیا وہ بھی اسی مردم خیز خطہ سیالکوٹ سے تعلق رکھتے تھے-

ہماری دانست میں جس غیر ملکی شہر کو جماعت کی تاریخ میں تاریخی اہمیت حاصل ہے وہ کابل ہے! کابل! وہ سرزمین جہاں احمدیت کی خاطر جان کی قربانی دینے والے سید عبداللطیف اور مولوی عبدالرحمٰن پیدا ہوئے- کابل جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس وجہ سے ہمیشہ ممتاز اور منفرد رہے گا- یوں تو بعد میں بہت سے جانیں قربان کرنے والے آئے اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا مگر اولیت بہرحال اولیت ہے- اوکاڑہ- گوجرانوالہ' سکھر' منٹگمری' شب قدر' کہاں کہاں سے قربان ہونے والے نہیں اٹھے اور کہاں کہاں کے لوگوں نے احمدیت کی خاطر اپنے خون کی قربانی نہیں دی؟

دہلی! اس نام کا ذکر میں نے جان بوجھ کر آخر تک اٹھا رکھا کہ یہ شہر عالم میں انتخاب تھا اور میر کے قول کے مطابق رہتے تھے منتخب ہی یہاں روزگار کے- آخر پایہ تخت تھا مگر قدرت نے اس مقام کے ساتھ یہ خوش نصیبی بھی لکھ رکھی تھی کہ اس شہر کو حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ صہری رشتہ میں بندھنا تھا- حضرت اماں جان اسی شہر کی تھیں- میر درد کی اولاد میں سے- بزرگوں کی آنکھیں دیکھے ہوئے- مبارک اولاد کی ماں! اس زمانہ میں صحیح معنی میں نصرت جہاں بیگم-

اے دہلی! تیرا مرتبہ جماعت کی تاریخ میں بڑا بلند مرتبہ ہے- خدا تیری تاریخی حیثیت کو ہمیشہ سلامت رکھے- یہ مضمون بہرحال ایک نامکمل خاکہ کی حیثیت رکھتا ہے جماعت کے دوست اپنے شہروں کی اہمیت کے بارہ میں خود لکھیں تاکہ نئے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے تاریخی شہروں سے واقفیت حاصل ہو- میں نے یہ مضمون کسی کتاب کی مدد کے بغیر محض اپنی یادداشت سے لکھا ہے اس لئے ہر قسم کے تساہل یا تسامح کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 2- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ سینٹ کے چیئرمین نے صدر مملکت کے احتساب کے بارے میں خط پر حکومت کا یہ موقف مسترد کر دیا کہ اس خط پر دو ماہ کے بعد بحث کرائی جائے۔ چیئرمین نے کہا کہ یہ درست نہیں کہ ہم صدر کے خط کے کچھ حصوں پر غور کریں اور کچھ کو نظر انداز کر دیں۔ ہم پورے خط پر غور کریں گے۔ حکومت نے کہا کہ سلیکٹ کمیٹیاں بنائی جائیں۔ چیئرمین نے کہا کہ پہلے بحث ہو گی۔ ایوان جو لائحہ عمل طے کرے گا وہ قابل عمل ہو گا۔ چیئرمین وسیم سجاد نے کہا کہ میری ذمہ داری ہے کہ ایوان میں خط پر بحث کرائی جائے۔ ایوان قرارداد کے ذریعے صدر کی تجاویز مسترد یا بحث کر کے منظور کر سکتا ہے۔ چیئرمین نے صدر کا خط ایوان میں پڑھ کر سنایا۔ وزیر مملکت رضا ربانی نے کہا کہ کرپشن ختم کرنا چاہتے ہیں تو پیراگراف نمبر4 کے تحت سیلیکٹ کمیٹیاں بنائی جائیں۔ صرف ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ نتیجہ خیز بحث کے لئے کمیٹی بنائی جائے۔ اور کمیٹی کی رپورٹ پر بحث کر کے لائحہ عمل طے کیا جائے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے ارکان اسمبلی کو پلاٹ دینے پر پابندی لگا دی۔ ہائی کورٹ کے فاضل چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے ارکان اسمبلی اور ان کے رشتہ داروں کو پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور اراضی پٹہ پر دینے پر پابندی کا عبوری حکم جاری کرتے ہوئے چیف سیکرٹری کو ہدایت کی کہ وہ ارکان اسمبلی یا ان کی سفارش پر دوسرے افراد کو صوبہ پنجاب میں الاٹ یا پٹہ پر دی گئی اراضی کی مکمل تفصیلات پیش کریں۔ ہائی کورٹ میں درخواست دہندہ چوہدری غلام مرتضیٰ ایڈووکیٹ نے یہ موقف اختیار کیا کہ حکومت کے ارکان اسمبلی اور ان کے رشتہ داروں کو سیاسی رشوت کے طور پر پلاٹ الاٹ کئے جا رہے ہیں۔ حکومت کا یہ اقدام آئین وقانون اور مفاد عامہ کے خلاف ہے۔ درخواست کی آئندہ سماعت 12۔ اکتوبر کو ہو گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اسلامی کانفرنس کے رابطہ گروپ کے اجلاس سے نیویارک میں خطاب کریں گی۔ قبل ازیں رابطہ گروپ کا وزارتی اجلاس ہوا جس میں آل کشمیر حریت کانفرنس کے سربراہ میرواعظ مولوی یوسف نے خطاب کیا۔ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سپیکر اور سابق صدر سردار سکندر حیات بھی رابطہ اجلاس میں شریک تھے۔

○ پاکستان ٹی وی جنرل اسمبلی سے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا خطاب 3۔ اکتوبر کو شام 7 بجے براہ راست ٹیلی کاسٹ کرے گا۔

○ برطانوی وزیر اعظم جان میجر نے کہا ہے کہ برطانیہ کشمیر کے مسئلہ کے حل میں مثبت کردار ادا کرے گا۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی معاہدے پر پاکستان کے موقف سے آگاہ ہیں۔ یہ معاہدہ اس وقت تک موثر نہیں ہو سکتا جب تک بھارت اس پر دستخط نہ کر دے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے ساتھ ان کی والدہ محترمہ نصرت بھٹو بھی امریکہ پہنچ گئیں۔ وزیر اعظم استقبال کرنے والوں کی قطار کے سامنے سے خاموشی سے گزر گئیں جبکہ بیگم نصرت جن کو خواتین نے سہارا دیا ہوا تھا ہوائی اڈے پر خواتین سے لپٹ کر روتی رہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے اس وقت اپنی بے بسی کا اظہار کیا۔ جب ارکان اسمبلی نے ان سے ملازمتوں کا کوٹہ مانگا۔ ارکان نے کہا کہ خدا کے واسطے ہمیں بتایا جائے کہ سرکاری ملازمتوں کا کوٹہ ملنا ہے یا نہیں۔ آپ مطمئن کر دیتے ہیں اور ہوتا کچھ بھی نہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کی وطن واپسی پر معاملہ طے ہو جائے گا۔ ارکان اسمبلی نے شکایت کی کہ جن چند لوگوں کو ملازمتیں دی بھی گئی ہیں ان کی تنخواہ بند کر دی گئی ہے۔

○ صوبائی وزیر شیخ حاکم علی نے کہا ہے کہ آج میں حکومت میں ہوں تو میرے خلاف مقدمات کی بھرمار ہے۔ وزیر نہیں ہوں گا تو نہ جانے میرا کیا حشر ہو گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ میرے خلاف تمام مقدمے اکٹھے کر کے تحقیقات کرائی جائے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد میں چند گندی مچھلیوں نے گند ڈالا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں نے لشکر جھنگوی اور ضرب محمد ﷺ کے نام سے تنظیمیں بنا رکھی ہیں۔

○ شکر گڑھ اور سیالکوٹ بارڈر پر منگل کو بھی زبردست فائرنگ کی گئی۔ 8 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کنگرہ سیالکوٹ روڈ پر ٹریفک معطل ہو گئی۔ بھارتی فوج کی طرف سے گاڑیوں بالخصوص مسافر بسوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی۔

○ پاکستان آئیل ٹینکرز ایسوسی ایشن نے لاہور ملتان روڈ پر احتجاجی جلوس نکالا جس میں قریباً سات صد آئیل ٹینکر شامل تھے۔ یہ احتجاجی جلوس ٹریفک پولیس کی زیادتیوں کے خلاف نکالا گیا۔

○ وفاقی حکومت نے اعلیٰ عدالتوں میں سیاسی وابستگیوں کو نظر انداز کر کے اپوزیشن کے حامی وکلاء کو بھی جج بنانے پر غور شروع کر دیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ صدر نے بعض ججوں کو مستقل کرنے اور بعض کو فارغ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ صدر وزیر اعظم اختلافات کے خاتمے کی طرف اشارہ ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے اپنے بیٹوں سمیت اپنے خاندان کے احتساب کی پیشکش کر دی ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے۔ صدر نے اپنے وکیل کو ہدایت کی ہے کہ وہ جائیداد اور آمدن کی تفاصیل تیار کریں۔ خیال ہے کہ صدر کے بعد وزیر اعظم اور وفاقی وزراء بھی اپنے اثاثوں اور آمدن کی تفصیلات پیش کریں گے قائد حزب اختلاف اور ان کے خاندان کے دیگر افراد سے بھی احتساب کے لئے تفاصیل مانگی جائیں گی۔

○ صدر نے مرتضیٰ قتل کیس کی وضاحت مانگ لی ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ کو اسلام آباد طلب کر لیا گیا ہے۔ عبداللہ شاہ صدر کو انسپکٹر سیال کے قتل اور اے ایس پی کی میڈیکل رپورٹ بھی پیش کریں گے۔ ذمہ دار ذرائع وزیر اعلیٰ سندھ کی اسلام آباد طلبی کو انتہائی اہم قرار دے رہے ہیں۔ سیاسی شخصیات کے علاوہ اعلیٰ عہدیداروں کے خلاف کارروائی بھی زیر غور ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سینیٹر اور سابق وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے ایگزٹ کنٹرول ایکٹ کو چیلنج کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ اقدام آئین کی دفعہ 2۔ اے اور بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ انہوں نے لاہور ہائی کورٹ میں دائرہ کردہ اپنی درخواست میں کہا ہے کہ کسی بھی شہری کی نقل و حرکت کو آئین میں تحفظ دیا گیا۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے حکومت کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔

○ بھارتی ہائی کمشن کے ایک رکن کو جاسوسی کے الزام میں پاکستان چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ بھارت نے بھی ناپسندیدہ سرگرمیوں کے الزام میں ایک پاکستانی سفارت کار کو ملک سے نکال دیا ہے۔

○ سپریم کورٹ ریٹائرڈ جج مسٹر جسٹس الیاس نے کہا ہے کہ مارشل لاء دور میں ماتحت عدالت میں تبادلے کا مجھے شدید دکھ ہوا۔ مجھ سے کم عمر جج کو ترقی دے دی گئی۔ بعد میں وہ چیف جسٹس بنا دیئے گئے۔ میرا شرعی عدالت میں تبادلہ کیا گیا۔ لیکن جسٹس ظلہ نے کچھ نہ کیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس میاں محبوب احمد نے کہا ہے کہ ججوں کی سبکدوشی میں تاخیر ہوئی ہے۔ اس سے نیا قانونی بحران پیدا ہو سکتا ہے۔ ان کے فیصلے قابل اعتراض قرار پا سکتے ہیں چیلنج کر دیا گیا تو عوام کو نئے سرے سے مقدمات لڑنے پڑیں گے۔

○ طالبان کی طرف سے الٹی میٹم دیئے جانے کے بعد عبدالرشید دوستم کی فوج سلانگ سرنگ چھوڑ کر پسپا ہو گئی ہے۔ جنرل دوستم کی فوج نے کابل کے شمال میں انتہائی اہم سرنگ کے دوسری طرف پوزیشن سنبھال لی ہے۔ وادی پنج شیر میں طالبان اور احمد شاہ مسعود کی افواج کے درمیان شدید لڑائی ہو رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر آئینی کردار نہ ادا کیا گیا تو صدر بھی تباہی کے ذمہ دار ہوں گے۔ ملاقات میں صدر کو واضح طور پر بتا دیا گیا تھا موجودہ حکومت نے ملک کو بدترین حالات تک پہنچا دیا ہے۔ اس سے ملک کو بحران سے نکالنے کی توقع رکھنا غلط سوچ ہو گی۔

○ صوبہ سرحد کے ایڈووکیٹ جنرل نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

○ حکومتی وکلاء نے وٹو کیس میں سوال کیا ہے کہ مسٹر وٹو کٹہرے میں پیش ہونے سے کیوں گریزاں ہیں۔

الیکٹروونز
انجینئرنگ کنسٹرکشن اینڈ بلڈنگ مینٹیننس
آپ نے اپنا گھر تعمیر کروانا ہو یا موجودہ عمارت میں کوئی کام مثلاً وائرنگ۔ سینٹری ایئر کنڈیشنگ، روف ٹریٹمنٹ پینٹ اور فیومیگیشن وغیرہ کے لیے رجوع کریں۔
فلیٹ نمبر ۲ فرسٹ فلور علی پلازہ سوہنی روڈ
آئی ٹن مرکز اسلام آباد فون ۴۴۰۶۲۳

مفید اور مؤثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
نور کاجل: آنکھوں کی صحت و تندرستی کیلئے
نور اُبٹنہ: چہرے اور بدن کیلئے
نور آملہ: بالوں کیلئے
خورشید ہیئر آئل: بالوں کی صحت کیلئے ایک حیرت انگیز تحقیق
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

تیسرے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 213100

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534